نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱۴	سنہ ۱۹۱۳ء	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔	جلد ۴۱

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

اُردو کا قاعدہ	۶پائی ٗ ار	سوالات مرقس کی انجیل پر گورمکھی	ار	عقائد اسلامیہ	۱۰ر
اُردو کی پہلی کتاب	ار	سوالات لوقا کی انجیل پر ایضاً	ار	ینابیع الاسلام	۸ر
اُردو کی دوسری کتاب	۲ر و ۳ر	سوالات یوحنا کی انجیل پر ایضاً	ار	حیات المسلمین	۵ر
اُردو کی تیسری کتاب	۳ر	زنانہ سیکنڈ ریڈر۔ گورمکھی	۳ر	تحقیق الایمان	۳ر
اُردو کی چوتھی کتاب	۴ر	گورمکھی قاعدہ	۳پائی	تواریخ محمدی	۴ر
رومن اُردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا	ار	اِسلام میں مسیح اُردو	۱ر	تعلیم محمدی	۴ر
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	خدائے اِسلام	۲ر	دین اسلام اور اُسکی تردید از روئے اسلام	۲ر
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳ر	ینابیع القرآن	۳ر	ستیارتھ پرکاش درپن اُردو	۸ر
دیہاتی سوال وجواب	۶پائی	الکفارہ	۸ر	سمپردائے	۶ر و ۱۰ر
سوال وجواب پنجابی اُردو حروف	۶پائی	بائیبل یا قرآن	۱۰ر	ویدوں کی تعلیم	۱۰ر
سوال وجواب رومن اُردو	۶پائی	مسیح ابن اللہ	۲ر	حل مشکلات حصہ اول اُردو	۶ر
سوال وجواب گورمکھی	۶پائی	اثمار شیریں	۳ر	تحقیق بائبل	۴ر
شبد و غزلیں اُردو	ار	میزان الحق	۴ر	طالبان حق	۹ر
شبد و غزلیں گورمکھی	ار	طریق الحیات	۲ر	تواریخ بائبل	عہ
سوالات متی کی انجیل پر گورمکھی	ار	کشف القرآن	۶ر	حیاتِ مسیح	۱۲ر

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول (مِن تصنیف ایڈورڈ اے آینٹ صاحب۔ رومن اُردو صفحہ ۱۲۰) یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کے واسطے ایک خاص قاعدہ ہو اور عوام کے پڑھنے کے لئے پُر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴؍ و ۶؍ و ۱۸؍

صحت جسمی (مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجھی۔ فارسی اُردو قیمت ۴؍ صفحہ ۶۲) یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے✣

انجیل برنباس (مِن تصنیف عبدالاحد اے کاٹرہ۔ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی۔ پادری نکیسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتُب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے سے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱؍✣

مسیح کی تعلیم (مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب۔ جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔) فارسی۔ اُردو۔ اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴؍ اُردو ۸؍ اور ۱۲؍ یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہئے کہ اِس کا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے✣

خاندانی فرائض (۱۲۰ صفحے۔ قیمت اُردو ۴؍ ۸؍ ۱۲؍ رومن ۸؍ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں۔ تو زندگی کی خوشی اور مبارک بادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی✣

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی سلطنت کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صرف ۳ گنی قیمتی ہے✣

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اُردو ۸؍✣

ویدوں کی اصل۔ فارسی اُردو قیمت ۱؍✣

ذات وچار - فارسی اُردو قیمت ۲؍✣

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۲؍✣

دائی گری (مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۶؍ فارسی اُردو ۶؍✣ یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے✣

ہدایت تیمارداران (یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کیگئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دی جاوے۔ لہٰذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کیلئے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں۔ رومن اُردو قیمت ۶؍ یہہ کتاب دوبارہ چھپ رہی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد چھپکر تیار ہو جائیگی

یہہ گورمکھی ٹریکٹ ۲؍ فی سینکڑہ کے حساب سے فروخت کئے جاتے ہیں:-

۱۔ جگیل سنگھ نمبردار۔ ۲۔ ابادی نوکری۔ ۳۔ سدیک جیون ۴۔ بیں رد اچھرداہاں۔ ۵۔ بھرکی۔ ۶۔ ایک کُتی دی کتھا۔ ۷۔ سیونک کھاگئی✣ ۸۔ ذات ورن۔

دیگر کتابیں

ابن حور اُردو ۸؍ ✣ شعاع نور حصہ اول و دوئم ۵؍✣

راہنبن کروسو ۱۲؍ ✣ طیطس رفیق صلیب ۸؍✣

طلائی شمعدان ۴؍ ✣ تحقیق الاسلام حصہ اول ۲؍

مارکو پولو کا سفرنامہ ۸؍ ✣ مسلمانوں میں منادی کرنیکا طریقہ انگریزی ۲؍

روح سے معمور زندگی ۴؍ ✣ القاب مسیح ۴؍✣

طریق دعا ۴؍ ✣ روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴؍

بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے ۴؍

پنجاب کا جغرافیہ بزبان پنجابی۔ گورمکھی حروف۔ ایم۔ بوٹا شاہ کے اُردو کا ترجمہ ہے۔ مجلد بورڈ۔ ۴؍✣



نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۴ اپریل ۱۹۱۳ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

حیدر آباد سندھ میں ٹیکہ چیچک جبریہ کرنا چاہتے ہیں اس پر مخالفانہ عام جلسے کئے گئے کہ جبر نہ کریں۔

چار ہندی نوجوان اعلےٰ امراؤ کے بیٹے ہیں۔ اعلےٰ تعلیم پانے کو انگلستان جاتے ہیں۔ قابل قدر ہے۔ یہ چاروں نوجوان دہلی میں آتے ہیں۔ گیانشری کے برٹش ایجنٹ ساتھ ہیں۔ یہاں سے بمبئی جائینگے۔

گورنمنٹ مدراس نے منظور کیا کہ چنگلپٹ میں ایک کوڑھی خانہ لیپراسیالم قایم کیا جائے۔

برٹش پارلیمنٹ میں وزیر خارجیہ نے کہا کہ ایران کو سہ ماہ کا ہر ایک موقعہ دینگے۔ کہ حصہ بخرہ نہ کیا جائے۔

لارڈ ولزلی صاحب مرگئے۔ عمر ۸۰ برس تھی۔ جنگی شہرت سے لارڈ رابرٹس سے بھی بڑھکر تھے۔

امریکہ کے علاقوں انڈیانا۔ اوہاما۔ اوہایو میں بھی حال کے بارانی طوفان سے شہروں کی عظیم بربادی ہوئی۔

سپرنگ فیلڈ میں ۵۰۰ شہری ڈوب گئے۔ کئی جگہ بازاروں میں ۱۲ فٹ گہرا پانی بازور بہتا ہے۔

مقام ڈیٹن سے خبر ہے۔ وہاں اس طوفان سے ۵ ہزار باشندے غرق تیس ہزار بے خانماں ہو گئے ہیں۔

ہاملٹن میں آب رسانی کا تالاب پھٹ گیا۔ اس سے ایک ہزار آدمی ڈوب گئے۔ صوبہ اوہایو کا قصبہ ہے۔

انڈیا بانہ میں دو لاکھ آدمی محتاج ہیں۔ ڈیٹن کا بڑا اسکول تھا۔ عمارت بیٹھی۔ ۰۰ ۴ بچے تلف ہو گئے۔

سینٹ الزبتھ ہاسپٹل بھی بیٹھ گیا۔ ۰۰ مریض مرگئے۔ نہ روشنی ہے۔ پینے کو پانی نہیں اور نہ کھانے کو۔

بلگیریا اور سرویان کی فوجوں میں جو لڑنے کی خبر آئی تھی اس کی بابت دونوں گورنمنٹوں کی تحقیقات ہو رہی ہے۔

صلح کے انتظام یورپ کی گورنمنٹ اس بنا پر کر رہی ہے کہ جتنا علاقہ لنڈن کی کانفرنس میں دینے کو ٹھہرا تھا وہ دیا جائے اور اس کے علاوہ لڑائی کا معاوضہ بھی ترکیوں سے لیا جاوے۔ اور جب تک یہ سب باتیں طے نہ ہوویں تب تک لڑائی بند نہ ہووے۔

بیسویں کو لنڈن میں خبر آئی تھی کہ بلگیرین لوگوں نے ہشین ٹولہ کا قلعہ لے لیا تھا اور بہت سے ترکی قید کئے گئے تھے اور اب ایک یا دو دن میں ایڈریانوپل میں داخل ہونے کو تھے۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ بولیر میں سخت لڑائی ہوئی ہے اور ترکی جہازوں نے بھی اپنی فوجوں کو مدد دی۔

یہاں کے اخباروں میں جرمنی کی فوجیں بڑھانے کا پرچا چلا جاتا ہے اور اکثر اخبار جرمنی پر اسبات کا الزام رکھتے ہیں کہ فرانس کے ڈر کے مارے جرمنی نے فوجوں کا بڑھانا شروع کیا ہے اور اسبات کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ کہ فرانس کے ساتھ لڑائی ہونا ضرور ہے۔ خواہ دنیا کے کسی حصے میں اس کا شروع ہووے۔

آجکل معلوم ہوتا ہے کہ فرانس سے کچھ کشمکش ہے۔ اور اسی لئے فرانس نے انگلستان اور روس سے زیادہ دوستی اختیار کی ہے۔

ایک دوسرے اخبار نے لکھا ہے کہ یہ بات ٹھیک نہیں ہے اور فوجوں کے بڑھانے کی وجہ صرف یہ ہے کہ بلقان کی لڑائی سے اب یہ ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ جرمنی ادہر کی سرحد کو مضبوط کرے جرمنی کو لازم ہے کہ اپنی طرف کی سرحدوں پر پوری نگرانی رکھے اور فوج کو زبردست بنا دے۔

سر جیمز مسٹن صاحب لیفٹنٹ گورنر نے حکم دیا ہے کہ لیجسلیٹیو کونسل کے ممبروں کی لیسبریری لکھنؤ میں قائم کی جاوے۔

آج بلگیرین نے بہادرانہ حملہ کیا جسمیں اُنہوں نے اپنی تمام کدوکاوش سے ایڈریانوپل کے مشرقی حصہ پر معہ چھ قلعوں کے قبضہ کرلیا۔

ایک پرائیوٹ معتبر ذریعہ سے مشتہر ہوا ہے کہ بلگیرین رسالہ ایڈریانوپل میں داخل ہو گیا ہے۔

آج ترکوں نے تمام توپ خانہ میگزین سٹور۔ بارکوں ہسپتالوں۔ اور ایڈریانوپل کے شمالی مکانوں میں آگ لگادی۔

اخبار کی بھار

لنڈن ۲۸ مارچ ۔ بلگریڈ میں جو بیانات شائع ہوئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایڈریانوپل کی تسخیر کا باعث سرویہ کی گولہ باری اور سرویہ کی محاصرہ شکن توپیں تھیں جنہوں نے ایڈریانوپل کی قسمت کا فیصلہ کر دیا۔ شہر میں سب سے پہلے سرویہ کی بیسویں رجمنٹ داخل ہوئی۔ اس کے بعد بہت جلد بلغاریہ اور سرویہ کا رسالہ پہونچ گیا۔ باوجودیکہ ایڈریانوپل کے مشرقی قلعوں پر بلغاریہ کا قبضہ ہو گیا۔ لیکن شکری پاشا کا یہی ارادہ تھا۔ کہ وہ مغربی اور شمالی قلعوں کی طاقت پر بھروسہ کر کے مدافعت کا سلسلہ جاری رکھے۔ لیکن اس اثنا میں سروی فوج نے آخر الذکر قلعوں کو بیک حملے سر کر لیا۔ اور اس نے شکری پاشا نے خوانگی کی خواہش ظاہر کی یہ امر وثوق کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ ایڈریانوپل کی مغلوب فوج کی تعداد ۵۳ ہزار تھی۔ جن میں ۸۵ جرمن اور ۱۸ رومانی افسر شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ترکوں کی ۶۰۰ توپوں پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

لنڈن ۲۸ مارچ خیال کیا جاتا ہے کہ ایڈریانوپل کے مسخر ہو جانے کی وجہ سے ایک لاکھ محاصرہ فوج چشتلجا اور قسطنطنیہ پر حملہ آور ہونے کے لئے فارغ ہو گئی ہے۔ اس لئے موجودہ حالات پر اس کا اہم اثر پڑیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ صلح کے متعلق دول کی تجاویز سے بلقانی اتحادی کسی طرح خوش نہیں ہیں۔ اور ممکن ہے کہ وہ ٹرکی سے براہ راست گفت و شنید کرنے پر مصر ہوں۔

صوفیہ ۲۸ مارچ ۔ شاہ فرڈیننڈ مع اپنے بیٹوں جنرل سیودف جنرل ایوانوف اور جنرل پیلاروف کے آج ایڈریانوپل میں داخل ہوئے شاہ مذکور معہ اپنے مصاحبوں کے گاڑی میں بیٹھ کر ترک قیدیوں کے گروہوں میں سے گزرتے ہوئے ملٹری کلب پہونچ گئے جہاں شکری پاشا اور ان کے سٹاف کے عہدہ دار منتظر بیٹھے تھے۔ بلغاری افواج کا معائنہ کرنے کے بعد شاہ فرڈیننڈ نے شکری پاشا کو باریاب کیا جنہوں نے اپنی تلوار شاہ مذکور کے سامنے ڈالدی۔ شاہ بلغاریہ نے کمانڈر مذکور کی مدح سرائی کر کے ان کی تلوار انہیں واپس کر دی۔

صوفیہ ۲۰ مارچ پچھلی رات لوگوں کا اس قدر ازدحام تھا۔ کہ بازاروں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ متواتر اظہار مسرت کیا گیا۔ اور برطانیہ۔ روس اور فرانس کے سفارت خانوں کے باہر پرجوش مظاہرہ ڈومیانسٹریشن عمل میں آیا۔ بلغاری گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ایڈریانوپل کے غریبوں اور محتاجوں میں ایک لاکھ فرنگ مالیت کا آٹا اور ۲۰ ہزار فرنگ قیمت کی چینی۔ نمک اور دوسری اشیاء خوردنی تقسیم کی جائیں۔

صوفیہ ۲۵ مارچ آج صبح کو ایڈریانوپل کے تمام اگلے مورچوں پر عام حملہ کیا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ بلغاریوں نے مشرقی جانب کے تمام مستحکم مقامات پر قبضہ کر لیا۔

صوفیہ ۲۵ مارچ بلغاریوں نے صبح کے ایک بجے ایڈریانوپل کے سب سے اگلے مورچوں پر ایک ہی وقت میں حملہ کر دیا گیا ساڑھے تین بجے کے وقت باوجود سخت مدافعت کے بلغاریوں نے سنگین سے کام لیا اور مشرقی جانب کے تمام مورچوں پر قبضہ کر لیا جن میں بلندی پر وہ تمام مستحکم مقامات شامل ہیں جو قلعوں کی لائن کے مشرق کیطرف واقع ہیں۔ ان کے علاوہ بلغاریوں نے بارہ توپیں اور چار جلد چلنے والی توپوں پر قبضہ کر لیا۔ اور تین سو ترکوں کو بطور قیدی گرفتار کر لیا۔ بلغاریوں کی جمعیت جو بیرونی چوکیوں پر متعین ہے۔ اب سرنڈبیر پر قبضہ کر رہی ہے۔ جو ترکی قلعوں کی لائن سے ایک کیلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ ترک ان مقامات سے نکال دیئے گئے ہیں۔ جو مغربی اور جنوبی جانب واقع ہے بلغاریوں نے شالتمہ میں پیش قدمی کی ہے اور تمام خطوط مدافعت پر دشمن کو پیچھے ہٹا دیا ہے۔ بلغاری اب اس خط مدافعت پر قابض ہیں جو عثمانی اور اپیٹوس کے درمیان واقع ہے۔

جادید پاشا بعد چندہ ہزار لوگوں کے سرویوں کے سامنے ہتھیار ڈال چکا ہے۔

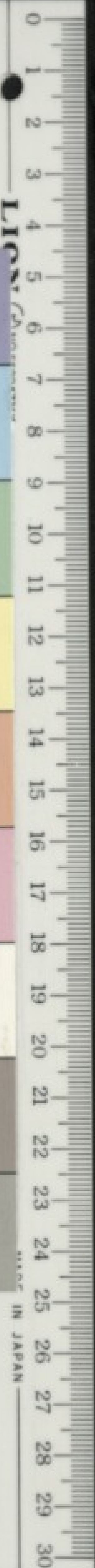
صوفیہ ۲۴ مارچ ۔ ایڈریانوپل پر بلغاریوں نے اب پورے طور پر قبضہ کر لیا ہے۔ ترکی فوج کے کمانڈر شکری پاشا نے دن کے ۲ بجے جنرل ایوانوف کے سامنے ہتھیار ڈالدیئے۔

سینٹ پیٹرز برگ ۲۶ مارچ ۔ تسخیر ایڈریانوپل کی خبر موصول ہونے پر روس کی مجلس شورے میں بے انتہا مسرت کا اظہار کیا گیا۔ مجلس شورے کے ارکان اور عام لوگوں نے جو گیلری میں بیٹھے تھے ۔ نعرہ ہائے شادمانی بلند کئے ۔ یہاں تک کہ ان کا گلا بیٹھ گیا۔ بحث مباحثہ ملتوی کر دیا گیا۔ ڈاکٹر ڈونیف بلغاری مجلس شورے کے صدر۔ اور بلغاری سفیر مقیم سینٹ پیٹرز برگ حسن اتفاق سے اس وقت ڈوما (مجلس شورے) میں موجود تھے۔

مجلس شورے کے ارکان اُن کو کندھے پر اٹھا کر پھراتے رہے۔ ڈوما کے پریذیڈنٹ اور وائس پریذیڈنٹ نے بہت شاندار جلوس نکالے۔

مجلس شورے کے ارکان روس اور بلغاریہ کے قومی گیت گاتے رہے۔ روما کے سرکاری پادریوں نے مسرت کے ترانے گائے اس کے بعد روسی مجلس شورے کے ارکان نے ہوٹلوں تک بلغاریوں کی متابعت کی۔

صوفیہ ۲۶ مارچ ۔ ایڈریانوپل پر حملہ آوری کی مفصل کیفیت موصول ہو گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان خندقوں کا خطرہ رفع کرنے کے لئے جن میں سرنگیں بچھا دی گئی تھیں پہلے مویشیوں کے گلے بھیجے گئے ۔ اس کے بعد سپاہیوں نے فوراً کثیر التعداد خاردار شکنجے کاٹ ڈالے ۔ جو قلعوں کے ارد گرد تھے۔ ان قلعوں کی بیرونی دیواریں ۔ چٹانوں کو تراش کر چالیس فٹ اونچی بنائی گئی تھیں۔ جن پر ترک سنگین کے زور سے دھاوا کیا گیا۔ آخری حملے کے آغاز پر بلغاری فوجیں گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دی گئیں۔ ترکی مورچوں تک پہونچنے سے پیشتر کمپنیوں کی کمپنیاں تباہ ہو گئیں۔ اس کے بعد بلغاریوں نے توپوں کا دہانہ ترکوں کی طرف پھیر دیا۔ جو انہوں نے ترکی فوج سے چھین لی تھیں جس سے سخت خونریزی عمل میں آئی۔ اور بارود کے مخزن دیگر بن اڑ جانے کی وجہ سے اور بھی



ایڈیٹوریل نوٹس

کلام کے نظارے

نمبر ۱۴
یوسف کا احوال

جیسا دلچسپ اور عبرت ناک اور نصیحت افزا قصہ یوسف کا ہے کسی دوسرے بندہ خدا کا نہیں ہے۔ اس سعیدی مرد خدا کا قصہ نہ صرف دنیا کے بڑے بڑے مدبر اور ارکان دولت کے لئے تجربات کا ایک عمدہ نمونہ دیتا ہے۔ بلکہ ایک نوجوان کو دینی معاملات میں وہ ہر وقت کی نصیحتیں اور اعلےٰ اخلاق کے سبق دیتا ہے کہ اگر کوئی نوجوان اُس کی پرہیزگار اور پاک زندگی کے نمونہ کو اپنی تقلید کے لئے اختیار کرے تو وہ دین و دنیا میں نیک نام ہو سکتا ہے۔ اس متقی و پرہیزگار شخص کا مفصل حال مع اُس کے خاندان کے حالات کے کتاب پیدایش میں بے کم و کاست درج ہے۔ اور یہاں اُس کے دوہرانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اُس کی نوجوانی کی پاک زندگی کا قصہ جو دنیا میں مشہور ہے اس لائق ہے کہ نوجوانوں کے سامنے ہر ملک میں پیش کیا جاوے اور اُس کا بڑا عمدہ قول آب زر سے لکھنے کے بجائے نوجوانوں کی دل کی تختیوں پر نقش کر دینا ضروری ہے۔ جب وہ ایک بدچلن عورت سے سخت آزمائش میں ڈالا گیا تو اُس نے کیسے صاف الفاظ میں اپنے خدا سے ڈرنے والے دل کا اظہار کیا اور ایک بڑا غور طلب خیال اُس کے پرہیزگار دل میں چکر لگانے لگا اس نے دلیر ہو کر اُس نابکار عورت سے کہا کہ "میں ایسی بڑی شرارت کیوں کروں اور خدا کا گنہگار ہوں"۔ شاباش اے بہادر خوبصورت نوجوان! آفرین تیری دلیری اور حوصلے پر! اگر ایسا سخت مقابلہ اس گناہ کا نہ کرتا تو شیطان نے تو تجھ خوبصورت نوجوان کو اپنا غلام بنایا تھا۔ پر تو نے بہادری سے اُس کو وہ ضرب کاری جس سے وہ پچھاڑ کھا کر گر پڑا اور تو غالب ہو گیا۔ آفرین صد آفرین!! اے ہمارے نوجوان بھائیو کیا یہ یوسف کا بے نظیر نمونہ آج آپ کو عمدہ نصیحت نہیں دیتا؟ اور اگر ایسے خطرات آپ کے روبرو شیطان کی فطرت اور چالاکی سے لائے جاویں تو کیا وہی ہتھیار آپ استعمال کریں گے جو اس پرہیزگار نوجوان نے استعمال کیا؟ اور تب فتح آپ کی ہوگی۔ اس خوبصورت پاکدامن جوان کی زندگی کے حالات مطالعہ کرنے کے لئے ہم ہر ایک نوجوان کو زور کے ساتھ ترغیب دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب کے لئے نصیحت کا خزانہ اور قابل نمونہ ہیں۔

بجواب کسر صلیب نمبر ۱

بقیہ رد دلیل پنجم

قولہ۔ بلکہ اگر حضرت عیسےٰ نے اپنے متعلق خدا یا ابن اللہ کا لفظ استعمال بھی کیا ہے تو وہاں صرف انہی معنوں میں مراد لیا ہے جن معنوں میں تمام نبیوں اور بزرگوں پر اس لفظ کا اطلاق کیا گیا ہے؟

اقول۔ ہرگز نہیں بلکہ نہایت صاف طور سے خود خداوند یسوع مسیح نے بار بار یہودیوں کے روبرو جو ایسا کہنے کو کفر سمجھتے تھے علانیہ طور سے کہا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور اُس کے مقدمہ کے پیش ہونے کے وقت یہی سخت جرم فرد جرم میں لگایا گیا تھا کہ وہ دعوےٰ کرتا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور اپنے آپ کو خدا کے برابر ٹھہراتا ہے۔ حاکم کا یہ سوال صاف طور سے پیشی مقدمہ کے وقت دوران تفتیش میں خداوند یسوع مسیح سے کہا گیا تھا کہ اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہے تو ہم سے کہہ اور اُس کا جواب بھی صاف لکھا ہے۔ کہ یسوع نے اُس سے کہا ہاں وہی جو تو کہتا ہے۔ افسوس کہ راقم رسالہ ہٰذا نہ صرف تعصب سے خود آنکھیں بند کرتے ہیں بلکہ تمام دنیا کو بھی آنکھیں بند کرنے کی صلاح دیتے ہیں۔ یہ کلام الٰہی صدیوں سے بطور عمدہ ان سب باتوں کا صاف اور صریح بیان کر چکا ہے۔ جس کا انکار کیا جا رہا ہے۔ اور یہ خوب کہ اس کو عیسائی صاحبان کی "خوش فہمی" کہا جاتا ہے۔ واہ صاحب خوب دلیل سے مسئلہ صلیب کو رد کیا ہے۔ بس اب تو صلیب کی جگہ ہلال کا جھنڈا آپ نے قائم کر دیا۔

برین عقل و دانش بباید گریست۔

آجکل کا زمانہ کچھ عجیب رنگ دکھلا رہا ہے۔ جدھر دیکھو ایک مذہب کے لوگ اپنے اپنے لوگوں کی حالت کو گرا ہوا بتلا رہے ہیں اور قسم قسم کی ہدایتیں اور نصیحتیں دے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو دیکھو کہ وہ اپنے اسلامی بھائیوں کو غیرت کی باتوں سے جوش دلا رہے ہیں۔ اور اپنی قوم کی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر تحریک کر رہے ہیں۔ کہ سنبھل جاؤ بیدار ہو جاؤ۔ قوم کو بچاؤ۔ جنگ کے موقعہ پر تو دیکھو کہ اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے لئے کیسے جوش بھرے الفاظ سنا سنا کے بعض اخبارات کے ایڈیٹروں نے کتنا روپیہ جمع کر کر ٹرکی کو بھیجا ہے۔ جس کی تعداد لاکھوں سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ ہندوؤں کو دیکھو کہ کس طرح سے قسم قسم کے کاموں کے لئے بے شمار دولت جمع کر کے بڑی بڑی تعلیم گاہیں کالج وغیرہ بنا رہے ہیں۔ سکھوں کی بھی بہت سی کوشش تعلیم کی طرف ایسی کھنچی ہوئی ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں خالصہ سکول اور کالج تک کھول رہے ہیں اور جینی اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی بہت کچھ کر رہے ہیں۔ بہت سے قومی مدرسے قومی پریس اور قومی مجالس نکلتی آتی ہیں۔ اور ہر ایک مذہب کے ہزارہا رسالے اور کتابیں ہر روز شائع ہوتے جاتے ہیں۔ اور آپس کی مذہبی تعصب کی آگ پر ہر روز ایندھن کی طرح نیا نیا مذہبی جھگڑا اور فساد کھڑا کیا جاتا ہے اور قسم قسم کے عقیدے اور فرقے پیدا ہو رہے ہیں اور خاص طور سے بیدینی اور بدکاری بڑھتی نظر آتی ہے۔ اور محبت اور میل ملاپ دن بدن کافور ہوتا جاتا ہے۔ اور نفاق اور دشمنیاں ہر قوم و ملت میں زیادہ اور زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ اور سلطنتوں میں بھی خود غرض اور غرور کے بڑھ جانے کے سبب قسم قسم کے فساد برپا ہو رہے ہیں۔ اور انارکزم اور بغاوت کے تو بے شمار پودے اندر ہی اندر پرورش پا رہے ہیں اور بعض وقت انارکسٹوں کے بم سے اور تفرقی فعلوں

سے تمام دنیا چونک جاتی ہے۔ ان تمام باتوں کو دیکھ کر بےساختہ زبان سے نکلتا ہے کہ اب زمانہ کا رنگ کیا ہوتا جاتا ہے۔ کیسے دن آگئے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ ابھی ان سے بھی بُرے دن آویں گے افسوس ان سب باتوں کو دیکھ کر ہم کو انجیل مقدس کی وہ بات جو رسول فرماتے ہیں کہ "دن بُرے ہیں" یاد آتی ہے۔ اور دوسری جگہ کہ "یہ آخری زمانہ ہے" اور یہ دو باتیں بالکل سچ و برحق ہیں۔ ایک شاعر نے سچ کہا ہے ؎

ارے کچھ تا نہیں ہے زمانہ ابھی یہ کیا تھا۔ ابھی یہ کیا ہے

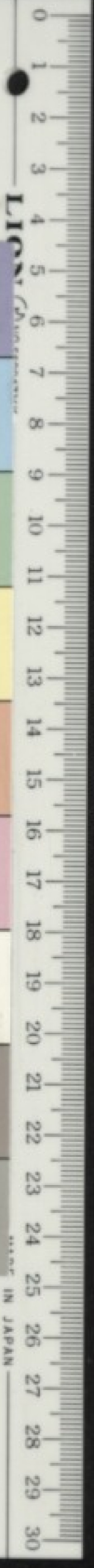
افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ اہل اسلام کے لئے دین عیسوی کے دو بڑے اعلےٰ اعتقادات جو روحانی خوبیوں سے بھرے ہوئے ہیں ٹھوکر کا باعث ثابت ہوئے ہیں اور یہ محض غلط فہمی کی وجہ سے ہوا ہے۔ از روے بائبل عیسائی یہ مانتے ہیں کہ خدا جو دنیا کا خالق اور ارض و سما کا مالک ہے روحانی معنوں میں باپ ہے۔ جو نبی انسان کے ساتھ مثل باپ کے سلوک کرتا ہے۔ اور پیار اور شفقت سے وہ وہ مہربانیاں کرنے کو تیار رہتا ہے۔ جو دنیاوی طور کے والدین کر نہیں سکتے لیکن کیسا افسوس ہے کہ ہمارے مسلمان بھائی اس لفظ سے ٹھوکر کھاتے اور غلطی سے اس پاک تعلق کو انسانی تعلقات کی مانند سمجھنے لگ کر قسم قسم کی غلط فہمیاں پیدا کرنے لگتے ہیں جو اس پاک عقیدے سے بالکل خارج ہیں اور ایسا ہی عیسائیوں کے دوسرے اعتقاد یعنے خداوند یسوع مسیح کے خدا کے بیٹا ہونے کا معاملہ بھی مسلمانوں کو ٹھوکر کھلانے کا موجب بنا ہوا ہے۔ اور جب وہ یہ سنتے ہیں تو فوراً انسانی تعلقات اور رشتہ داری کے جوڑ توڑ گننے لگ جاتے ہیں۔ اور یہی طریقہ مصنف قرآن کا تھا جو ہمارے خیال میں عیسائیوں پر سراسر تہمت اور بہتان لگاتا ہے۔ عیسائی کبھی ایسا خیال بھی ایک منٹ کے لئے اپنے دلوں میں نہیں لا سکتے کہ خدا کی پاک ذات میں انسان کی طرح تعلقات والدیت اور ابنیت کے ہیں۔ اور وہ ایسے جسمانی وصفوں والا وجود ہے اگر ایسا ہوتا تو ہمارے مسلمان بھائیوں کے اعتراضات بالکل درست ہوتے۔ لیکن اب چونکہ صدیوں سے عیسائیوں کی طرف سے ایسے خیالات اور اعتقادات کی تردید ہوتی چلی آئی ہے۔ اور وہ ان باتوں کو اور طرح سے سمجھتے ہیں۔ تو یہ معاملہ غلط فہمی کا بنا ہوا ہے جو ہمارے بھائیوں کے لئے ٹھوکر کھانے کا سبب ہو رہا ہے۔ اس کا قصور عیسائیوں پر اور کتاب مقدس پر لگانا بالکل صاف خلاف عقل اور بے جا بات ہے۔ جس حال میں کہ ان کی طرف سے ایسی باتوں کا صاف انکار ہے۔ پر ہمارے بھائیوں کو کون سمجھاوے وہ تو اپنی کتاب کے پیچھے جاوینگے۔ کیونکہ جب ان کی کتاب میں غلط فہمی موجود ہو تو وہ کیونکر اس کو چھوڑ سکتے ہیں۔ ایسا کرنے سے تو وہ رد ہوگی اس لئے ان کو مجبوراً ایسی باتیں کرنی پڑتی ہیں اور وہ عیسائیوں کی کسی بات کو جو ان کے اس غلط سمجھنے کی تردید میں کہی جاوے مان ہی نہیں سکتے۔ ہم ان کی یہ مشکل دیکھ کر ان کی مجبوری پر اور زیادہ افسوس کرتے ہیں۔ کیونکہ اس معاملہ میں جو کچھ وہ سمجھ رہے ہیں ان کی مجبوری ان کو یہ سمجھا رہی ہے۔ ورنہ خدا کی ذات میں یہ جھگڑے کہاں؟ بلکہ ایسی باتوں سے وہ مسیحیوں کو ناحق ہدف مضحکہ بناتے ہیں۔ اور خدا کی ذات پاک پر عیب لگاتے ہیں۔ جو ایک بڑا گناہ ہے۔

آجکل تمام قومیں بیدار ہو رہی ہیں اور اپنی حالت کا ریویو کر رہی ہیں اور اپنی غلطیوں اور نقائص پر نظر ڈالکر ان کو سدھارنے کا خیال زور پکڑتا جاتا ہے۔ جدھر دیکھو جوش دکھلائی دیتا ہے اور یہ آثار ہر ایک کے لئے اچھے ہیں پر ہماری قوم مسیحی کہ ایسے زمانہ میں جس میں اب ایسی دوڑیں علانیہ طور سے نظر آ رہی ہیں۔ بے حرکت اور سست اور بے پرواہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ گویا کہ ان کے لئے ترقی کا میدان ہی نہیں ہے۔ پر یہ بات درست نہیں ہے۔ اس دوڑ میں جو محنت اور مشقت سے دوڑیگا وہی کامیاب ہوگا۔ اور جو بے دار ہوگا وہ پیچھے رہ جاوے گا۔ اور ترقی کے بجائے تنزل کی آفت میں گرفتار ہو جائیگا۔ اور اندیشہ ہے کہ صفحہ دنیا سے گم ہو جاوے۔ کیونکہ زمانہ عجیب رنگ پکڑتا جاتا ہے۔ اور مقابلہ اور برابری کا دور دورہ ہے۔ اس لئے نہایت ضرور ہے کہ زمانہ کے ساتھ ساتھ چلو نہیں تو زمانہ تمہیں پیچھے چھوڑ کر محنت اور کوشش کرنے والوں کو آگے اٹھا سے سرفراز کرے گا۔ اور تم دیکھتے ہی دیکھتے رہ جاؤ گے۔ کیا یہ باتیں ہم مسیحیوں کے غور کے لائق نہیں ہیں؟

ریویوز

فتوح البرہان۔ یہ رسالہ مسٹر دھرمپال بی۔ اے کی تصنیف ہے۔ جو ماہ جنوری اور فروری کے آنند رسالہ میں نکلا ہے۔ اس رسالہ میں مصنف نے تناسخ کے ہر پہلو سے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ رسالہ کیا ہے ناول کا ناول ہے اور آواگون کا بے نظیر رد ہے جس کا اگر آریہ سماج نے کوئی جواب دیا تو وہ ضرور شکست یافتہ کہلانے کے مستحق۔ یہ رسالہ قابل دید ہے۔ اور مناظروں کے لئے مفید ہے قیمت فی پرچہ آٹھ آنہ ۸؍

خالصہ دھرم اور گورو گوبند سنگھ۔ یہ رسالہ ماہ مارچ کے آنند میں شائع ہوا ہے اور مسٹر دھرمپال کی قلم سے لکھا گیا ہے جس میں سکھ دھرم کے متعلق گوبند صاحب کے زمانہ کے واقعات کی بنا پر بحث ہے اور خالصہ دھرم کی حقیقت کو ظاہر کرتے ہوئے ان کو ویدک مذہب سے بالکل علیحدہ اور برتر ثابت کیا ہے اور گرنتھ کے شبدوں سے دکھلایا ہے کہ وید کی عظمت کہاں تک گرنتھ میں مانی گئی ہے۔ خاص توحید پرستی کی معاونت اور بت پرستی کی مخالفت کے عمدہ عمدہ شبد دکھلائے ہیں۔ جو قابل غور ہیں مسلمانوں کے ساتھ مطابقت اور برہمنوں اور ویدوں کی تعلیم کے برخلاف آواز اٹھانے والے شبد نکالکر عمدہ اشارے اور کنائے دکھلائے ہیں جن سے سکھ مذہب کو ویدک مذہب سے برتر دکھلایا ہے۔ خیر یہ ان کی شخصی رائے ہے مگر جہانتک اس رسالہ میں بحث ہوئی ہے اس میں خالصہ دھرم کی فضیلت اور ویدک مذہب کے بے حقیقت ہونے پر زور دیا گیا ہے۔ اس رسالے سے سکھ لوگ خوش ہونگے پر آریہ لوگوں کے دل غصہ اور غضب سے بھر جاوینگے۔ ہماری رائے میں بعض باتیں وزنی ہیں اور بعض اس درجے تک نہیں ہیں کہ سکھ مذہب کو سچ مچ اعلیٰ اور افضل درجہ دیکر اس کو حق مذہب ہونے کا سرٹیفکیٹ دیں۔ یہ تحریر سرٹیفکیٹ پوائنٹ آف ویو سے درست ہو پر یہ بھی صداقت کا پہلو دیگر ہے۔ مگر مقابلتاً ویدک مذہب سے سکھ مذہب کی



اقتباس

بردباری کے ذمہ وار

ایک حکیم ایک بیمار آدمی کی خبر پاکر اُس کے پاس جانے کیلئے تیار ہوا اور از راہ مہربانی اپنی ادویات کا بکس بھی ساتھ لے چلا۔ وہ اُس مریض کے گھر پر جاکر کھٹکھٹانے لگا۔ لیکن کسی نے دروازہ نہ کھولا اور اُس کا علاج نہ کروایا۔ ناچار حکیم واپس گھر کو چلا آیا اور وہ بیمار مرگیا۔ حکیم نے جو کچھ کرسکتا تھا کیا۔ مگر علاج نہ کروانے سے بیمار مرگیا۔ بے شک اسی طرح سے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح گنہگاروں کو بچانے والا ہو کر آسمان سے چلکر زمین پر آیا ہے۔ اور مرض گناہ کا پورا علاج بھی ساتھ لایا ہے۔ پر اگر گنہگار اس سے اپنا علاج نہ کراویں اور ہلاک ہوجاویں تو قصور کس کا ہے؟ اس کا جواب یہ ہوگا کہ اس میں سراسر قصور گنہگاروں کا ہے جو علاج نہیں کرواتے اس لئے ضرور ہے کہ ہر ایک گنہگار جلد اس منجی پر ایمان لاوے۔ اور اپنے گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی حاصل کرے۔

این ۔ سی ۔

علم کا اصل فائدہ یہ ہے کہ ہم عقل کی روشنی کے ساتھ ضمیر کے تابع ہو جاویں۔ اور اُس کی آواز کے مطابق اپنے فرائض دینی و دنیوی پکار بند ہو جاویں۔ جن سے دیگر بنی نوع انسان بھی فیض حاصل کریں۔

بیکن

یسوع مسیح کی روح ہم پر یہ ظاہر کرتی ہے۔ کہ ہر ایک انسانی وجود کا ہم پر کچھ نہ کچھ حق اور فرض ہے۔

سٹیکر

مفید کہانی

پھول منی کی فرمانبرداری

پھول منی کی ماں کسی ضروری کام سے باہر جانے کو تھیں۔ پس اُنہوں نے اپنی بیٹی پھول منی کو بلاکر کہا کہ میں آج سہ پہر کو باہر جانے کو ہوں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ تم دو دسترخوان قطع کرکے سی ڈالنا خبردار بھولنا مت۔ آج اُن کی بڑی ضرورت ہے میں نے کسی کی دعوت کی ہے۔ اور گھر میں ایک بھی صاف دسترخوان نہیں ہے۔ بہت خوب اماں جان۔ آپ مجھ پر بھروسہ رکھئے۔ میں اُن کو تیار کروں گی۔ لڑکی سینے میں بہت ہوشیار تھی۔ وہ اپنی تلاوانی لیکر بیٹھ گئی اور سینا شروع کردیا۔ ماں مکان سے چلی گئی تھوڑی دیر کے بعد لڑکی کے کان پر باجے کی آواز آئی اور اُس آواز کو سنکر اس نے اپنے کان آواز کی طرف لگائے پر رفتہ رفتہ باجے کی آواز نزدیک آتی گئی۔ یہاں تک اس ہی کے دروازہ تک آن پہونچی۔ تب وہ اپنا سینا چھوڑ کر اُس کے دیکھنے کو چلی گئی۔ اور جب واپس آئی تو پھر اُس کا جی سینے کو نہ لگا لیکن اُس کو اپنا اقرار جو اُس نے ماں سے کیا تھا۔ یاد آیا اور فوراً اپنی سلائی لیکر بیٹھ گئی۔ ابھی صرف ایک ہی گھنٹہ گذرا تھا۔ کہ ایک دوسری آزمائش اُس کے سامنے حاضر ہوئی۔ یعنی چند چھوٹی چھوٹی لڑکیاں دروازہ کھولکر اندر آئیں اور کہنے لگیں۔ پھول منی تم تیار رہو جو باہر نکلو۔ ایک بندر والا بندر کا تماشہ کرنے آیا ہے۔ بندر اپنے عمدہ کرتب دکھاتا ہے۔ اور ایک بکرا بھی اُس بندر والے کے ہمراہ ہے۔ بندر اُس پر بخوبی سواری کرتا ہے۔ چلو تم بھی اور تماشہ دیکھو۔

باقی دارد

پھولوں کی کیاری

خدا کے لوگوں کی حفاظت

(۱) خداوند کا فرشتہ ان کی چاروں طرف جو اس سے ڈرتے ہیں خیمہ کھڑا کرتا ہے۔ اور انہیں بچاتا رہتا ہے۔

(۲) ارے آؤ چکھو۔ اور دیکھو کہ خداوند مہربان ہے۔ مبارک ہے وہ آدمی جس کا بھروسہ اُس پہ ہے۔

(۳) اے اس کے مقدس لوگو خداوند سے ڈرو۔ کیونکہ جو اس سے ڈرتے ہیں۔ انہیں کچھ کمی نہیں۔

(۴) شیر ببر کے بچے حاجتمند ہوتے اور بھوکے رہتے ہیں۔ پر جو خدا کے طالب ہیں انہیں کسی نعمت کی کمی نہیں۔

زبور $\frac{۳۴}{۱۰-۷}$

کہاوتیں

بڑا گیہوں اور اچھا جوں۔

پیا و پکاری دہرم دواری۔

اپنیو اپنیو ہے پرایو پرایو۔

مسلمانی اور ودانی۔

بے پیر بازی اجڑ۔

وہی کنیاں جس کے ابن بال۔

سیر کی ہانڈی میں سوا سیر چڑھے اور اُبلا۔

وہی جوائی۔ بھانجا سیہ تینوں نہیں اپنا۔

اپنا گوہ بھوجن۔

پیا اپنا گانا اپنا اپنا کھانا۔

اپنا اپنا پہنا ہے۔

مراسلات

سیمی مورس یعنی روح القدس کے نئے اعمال

گذشتہ سے پیوستہ

وہ خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ میری تمنا ہے کہ وہ یہاں آکر تعلیم پاوے۔ میں نے جواب دیا کہ سیمی اگر اس کا اس ملک میں آنا ضروری ہے تو خداوند کوئی نہ کوئی راستہ نکالیگا باپ سے اس کی نسبت بات چیت کرو۔ وہ دعا مانگنے کے واسطے فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اسی روز شام کے وقت میں نے ایک خط مسز ڈیک کو لکھا جنہوں نے اپنے اعلےٰ نسب خوہر کے ساتھ ملک حبش میں بہت عرصہ تک مشنری کا کام کیا حتیٰ کہ اُن کے شوہر نے وہیں وفات پائی۔ اور اسی دور دراز ملک میں دفن کئے گئے۔ ہنری اونیل اُن کا نوکر تھا اور اس نے بیرخم ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی صورت ایسی ہو سکتی ہے کہ وہ اس ملک میں آجاوے۔ دوسرے دن سیمی جس کے چہرے سے خوشی نمایاں تھی۔ میرے کمرے میں آیا اور کہا صاحب میں آج بہت خوش ہوں۔ کیونکہ باپ نے مجھے کہا ہے کہ ہنری ضرور اس ملک میں آویگا۔ اس گفتگو کے چند روز بعد مجھے مسز ڈیک سے ایک خط اس مضمون کا ملا کہ انتظام ہو رہا ہے کہ ہنری کو اس ملک میں لے آویں۔ چند مہینوں کے بعد وہ آگیا۔ اور کئی برس تعلیم پاکر وہ اپنے ملک حبش کو واپس گیا کہ خداوند کے کلام کی لوگوں کو منادی کرے۔

یہ ہنری سیمی مورس کے ایمان کا پہلا پھل تھا

ایک روز سیمی میرے پاس ہنستا ہوا آیا اور کہا میرے خیال میں مَیں آسمان پر اپنے اُستادوں کو اس سے زیادہ پیار کرونگا۔ حتیٰ کہ میں آپ کو اور اور مدرسوں کو اس وقت کرتا ہوں۔ لیکن وہاں زیادہ جلدی سیکھوں گا۔ اور آجکل کے موافق کونگا نہ ہونگا۔ ہاں اے سیمی تم نے ابھی وہ سبق سیکھے نہیں ہیں۔ جن سے کہ ہم بالکل ناواقف ہیں۔ تم نے تو بادشاہ کو اس کے جمال میں دیکھا ہے اور اس ندی سے پانی پیا ہے جس کی دھاریں خدا کے شہر کو خوش کرتی ہیں۔

مترجم ایل۔ جیری۔

ریویو

بابو گنگا پرشاد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ آر۔ ایس کی کتاب

سرچشمہ مذہب کے چند حصوں پر ریویو

گذشتہ سے پیوستہ

ناظرین اب خیال کیجئے کہ کہاں دو ہزار برس جب حضرت ابراہیم موجود تھے۔ اور کہاں ایک ہزار برس جب حضرت زردآسٹر قبل از مسیح موجود تھے۔ اس زمانہ کے بعد اور دوری پر خیال کیجئے۔ اور ڈاکٹر اہیپل کے قیاس اور وہم پر خیال فرمائیے۔ ڈاکٹر اہیپل کی تحقیقات تو اس ایک حوالہ سے ظاہر ہو چکی۔ آئندہ اُن کے حوالوں اور تحقیقات پر ہم کہاں تک اعتبار کر سکتے ہیں یہ ایک سوال ہے جو بابو صاحب موصوف اور ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔

(۵ وجہ) بابو صاحب موصوف کا اقتباس اُن کے یا اُن کی اتھارٹی (Authorities) کے خود بیان کردہ جغرافیہ کی رو سے بالکل غلط ثابت ہوتا ہے۔ ڈاکٹر اہیپل فرماتے ہیں کہ ہم ژند اوستا سے معلوم کرتے ہیں۔ کہ زردآسٹر آرئیم ویجا میں پیدا ہوئے۔ لیکن نہ صرف پروفیسر میکس مولر بلکہ دیگر عالم جو زبان دان ہیں ان کی یہ رائے ہے کہ آرئیم ویجا (جس کے معنے آریوں کا بیج ہے) ضرور فارس کے نہایت ہی مشرقی حصہ میں واقع ہو راقم کی رائے ہے کہ بلخ یا اُس کے قریب یعنی درمیان آکسس (Oxus) اور جیگزارٹس (Jaxartes) کے اور یہ آرئیم ویجا اس واسطے کہلاتا تھا کیونکہ یہ آریوں کا وطن ہے جہاں سے کہ دونوں ہندوستانی آریہ اور ایرانی آریہ آئے۔ اگر یہ بیان و قیاس صحیح ہو تو حاران اور آران میں قریب بارہ سو میل کا فاصلہ واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ حاران جہاں حضرت ابراہیم اور سے اگر کچھ عرصہ تک آباد رہے وہ میسوپوٹامیہ میں دریائے فرات کے نزدیک واقع ہے۔ اب یہ بیان نہ صرف راقم کا ہے۔ بلکہ بائیبل کا بھی یہی بیان ہے۔ جس کی تصدیق میں آپ کو اسی کتاب سے کرائے دیتا ہوں۔ جس کی معتبری ڈاکٹر اہیپل کے مقابلہ میں ضرور مسلم ہے۔ چنانچہ این سائیکلوپیڈیا برٹینیکا صفحہ ۷ جلد اول میں یوں مرقوم ہے "ابراہیم کلدانیوں کے اور سے جو عموماً موگیر (Mukayar) سے جو بیلونیا کے دکھن میں واقع ہے مطابقت رکھتا ہے۔ اور وہ وہاں سے حاران کو گیا جو میسوپوٹامیہ میں واقع ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ بائیبل کا بیان حضرت ابراہیم کی پیدائش کی نسبت حاران میں جس کی شہادت این سائیکلوپیڈیا برٹینیکا بھی کرتی ہے واقع ہوئی اور ان شہادتوں کے بارے میں ڈاکٹر اہیپل کا بیان کہ حاران اور آران دونوں ایک ہی جگہ تھیں کس قدر غلط بیانی پر مبنی ہے۔ ایک تو میسوپوٹامیہ میں اور دوسرا فارس یا ایران کے نہایت ہی مشرق میں۔ جن کے فاصلہ کی دوری قریب بارہ پندرہ سو میل ٹھہرتی ہے۔ اور ہم حیران ہیں کہ ایسے بڑے عالم نے جغرافیہ دانی میں ایسی سخت غلطی کی ہے اور ہمارے بابو صاحب نے بھی اس قدر لائق و فائق ہو کر آنکھ بند کرکے ان کے بیان کو مان لیا۔ واہ رے تقلید تیرا برا ہو۔ شاید اپنے مطلب کی بات تھی۔ بابو صاحب نے کچھ خیال نہیں کیا بس اس سے صاف ظاہر ہوا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت زردآسٹر ایک ہی جگہ میں پیدا نہیں ہوئے بلکہ ان دونوں کی پیدائش کی جگہیں سینکڑوں میلوں کا فاصلہ تھا۔ اب آپ کا دعوے

ہے کہ دونوں ایک ہی جگہ رہنے والے تھے اور اس لئے آپس میں خیالات کا تبادلہ ہوتا رہا ہوگا۔ محض یہ وہم اور باطل قیاس ہی ہے (۲ وجہ) ایک اور امر قابل توجہ ہے کہ اگر آران اور حاران دونوں ایک ہی جگہ ہوتیں۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہیچل صاحب کا دعویٰ ہے تو آران بھی میسوپوٹامیہ میں پایا جانا ضرور ہے۔ لیکن سمتھ صاحب بائبل ڈکشنری میں بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ بائبل کے چند قدیم نام تبدیل ہوگئے ہیں۔ مگر لفظ حاران ہنوز اسی نام سے موسوم ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ اور اسی طور پر اینسائیکلو پیڈیا برٹینیکا بھی یہی بیان کرتی ہے۔ کہ حاران اب تک موجود ہے گو بہت برباد ہوگیا ہے۔ علاوہ ازیں ایشیا کے نقشہ میں میسوپوٹامیہ کے اندر ہنوز حاران موجود ہے۔ اگر ہمارے بابو صاحب یا اور کوئی ناظرین دیکھنا چاہیں تو شوق سے ملاحظہ فرماویں۔ پس اگر حاران آران میں تبدیل ہوگیا ہوتا تو ہنوز میسوپوٹامیہ میں بجائے حاران آران کیوں نہیں درج کیا گیا۔ لہذا لفظ حاران کا میسوپوٹامیہ میں اب تک پایا جانا اس امر کی دلیل ہے۔ کہ وہ کبھی آران نہیں بنا (۳ وجہ) ڈاکٹر ہیچل کے بیان میں اور اینسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے بیان میں بھی لحاظ جگہ کے فرق پایا جاتا ہے۔ تاہم موخرالذکر بھی اس امر کا دعویٰ نہیں کرتی کہ حاران اور آران دونوں ایک ہی ہیں۔ چنانچہ اینسائیکلوپیڈیا برٹینیکا کے مطابق آران کی نسبت یوں مرقوم ہے۔ "بموجب بیان بندہش (Bundhas ، ۲۹-۱۲) ہیرین دیج۔ ایٹروپٹین کی جانب واقع ہے۔ اور نتیجۃً ایریم دیگر زیادہ تر ضلع آران سے مطابقت رکھتا ہے جو دریائے اراس (یا Araxes) پر واقع ہے۔ اور میڈیا کے قریب شمالی مغربی حصہ کے سامنے واقع ہے۔ صفحہ ۴۰۰ جلد ۲۴ اب یہ میڈیا کہاں ہے؟ اس کی نسبت اینسائیکلوپیڈیا صفحہ ۲۰ جلد ۱۸ میں یوں مرقوم ہے۔ "میڈیا ایران کے شمالی و مغربی حصوں کا قدیم نام ہے۔ میڈس کا ملک جو زمانہ حال میں (Ardelan. Azerbaijan.)

عراق (Irak) عجم (Ajmi) اور کردستان کے حصوں سے مطابقت رکھتا ہے۔ یہ آرمینیا (armenia) اور نیچی زمین سے ٹائگرس پر اسیریا (بعید) زیگروس (Zagros) یعنی کردستان کے پہاڑوں سے جدا کیا جاتا ہے۔ اب اس سے یہ امر صاف واضح ہے کہ جدید تحقیقات ڈاکٹر ہیچل کے بیان سے مختلف ہے۔ اور اس تحقیقات کے مطابق بھی حاران اور آران میں قریب چھ سو میل کا فاصلہ نظر آتا ہے (ایشیا کے نقشہ کو ملاحظہ فرمائیے) لہذا اس سے بھی یہ امر پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے کہ حاران اور آران دونوں ایک ہی جگہ پر واقع نہیں ہیں۔ اور نہ دونوں ایک ہی جگہ ہیں۔ لہذا ابراہیم اور زرتشت صاحبان کے خیالات کے تبادلہ کا بھی کوئی موقعہ نظر نہیں آتا۔

راقم بے مسکین۔ عرف غلام مسیح از مین پوری۔

انتقال پُرملال

۱۹ مارچ بروز بدھ انبالہ شہر کی کلیسیا کے رنج و غم کا دن ہوا اس لئے کہ اُس روز صبح کے ۶½ بجے اس کلیسیا کے ایلڈر تھیوڈور بساوا سنگھ خداوند میں سو گئے۔ ایلڈر مرحوم اپنی حلیمی۔ زندہ دلی۔ خوش مزاجی اور صلح پسند طبیعت کے سبب ہر دلعزیز تھے مرحوم یہاں کے مشن ہائی سکول میں بائبل کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور بڑے پیار اور محبت کے ساتھ لڑکوں کو سکھایا کرتے تھے۔ اُن کے شاگردوں اور ساتھی اُستادوں نے جنازے کی نماز میں حاضر ہونے سے اس کا ثبوت دیا۔ یہاں کے مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کو اُن کی جدائی کا نہایت افسوس ہے۔ مرحوم اپنے پیچھے چار چھوٹے چھوٹے بچے جوان بیوی اور بڑھیا ماں کو چھوڑ گئے ہیں۔ دعا ہے کہ خداوند جو اطمینان کا سوتا ہے ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عنایت کرے اور ان کے گزارے کی کوئی راہ نکالے۔

غمگسار: عبدالسلام۔

بچوں کے ہاتھ میں چاقو مت دو

ایک دن میری لڑکی کی طبیعت بخار کے باعث ناساز تھی جب اُس کو آرام ہوا تو ایک چاقو سے بیروں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرکے کھیلنے لگی۔ ایک مرتبہ میں نے پیار سے اُس کو منع کیا کہ بچی چاقو سے مت کھیلو تمہارا ہاتھ کٹ جاوے گا۔ زیادہ سختی نہ کی ایسا نہ ہو کہ رونے لگے۔ اگرچہ اس کا ہاتھ تو چاقو سے نہ کٹا کیونکہ وہ خبرداری سے بیروں کو کاٹ رہی تھی۔ لیکن اُس وقت اُس کے چہرے پر مکھیاں بیٹھ رہی تھیں۔ جن سے دق ہوکر اُس نے اُسی ہاتھ سے کھینچ کر اُڑایا جس میں چاقو تھا۔ خدا کا شکر ہو کہ چاقو کی نوک آنکھ میں لگنے سے ذرا ہی بچ گئی ورنہ آنکھ بالکل پھوٹ جاتی والدین کو چاہئے کہ خبردار رہیں اور بچوں کو چاقو سے کھیلنے نہ دیں۔

میں اس کے ساتھ یہ کہے بغیر باز نہیں رہ سکتا۔ کہ بُری صحبتیں خراب عادتیں۔ اور ناواجب شوق وہ تیز اور پُر زہر چاقو ہیں جن سے بہت بچے زخمی ہوکر تکلیف پاتے اور ہلاک ہوتے ہیں۔ ایسے چاقوؤں کے ساتھ کھیلنے سے زیادہ تر بچوں کو بچاؤ۔

خیرخواہ عبدالسلام۔

ضرورت

۴/۲

(۱) ہوشیارپور کے ویمن مشن ہسپتال میں کام کرنے کے لئے ایک عیسائی ہندوستانی لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ اسسٹنٹ یا ہاسپٹل اسسٹنٹ کے درجہ کی ہو۔

(۲) ایک تعلیم یافتہ اور پاس شدہ نرس کی بھی ضرورت ہے درخواستیں ساتھ اپنی سند کی نقل کے مندرجہ ذیل صاحب کی خدمت میں بھیجی جاویں جو تنخواہ اور الاؤنس کی نسبت سوالوں کے جواب بھی دینگے۔

پادری کے۔ سی۔ چیٹرجی ڈی۔ ڈی ہوشیارپور۔

عید قیامت مبارک

دکھایا ہے یہ دن مسیح نے مبارک مبارک
دکھا دے وہ ہر سال ہر دن مبارک مبارک

رہے چشمۂ فیض جاری مسیح کا۔
کہیں سب مسیحی مبارک مبارک۔

ہے عید قیامت مسیح جی اُٹھا ہے۔
یہ مژدہ ہو سب کو مبارک مبارک

خوشی کا ہے یہ دن کہیں مل کے سب ہم
خدا کو خداوند مبارک مبارک۔

نوشتہ کو آج اُس نے پورا کیا ہے۔
گل تازہ مریم مبارک مبارک

مبارک رہے سب کو پیارو خداوند
کہیں تم تمہیں ہم مبارک مبارک

رہے فخر یسوع کا گھر گھر میں چرچا
رہے ہر زباں پر مبارک مبارک۔

رہے وہ خدا اب نہ باقی عدو کا
فتح مند سب ہوں مبارک مبارک

رہے قدمت دین یسوع میں جری
تُسے روح اقدس مبارک مبارک۔

راقم :- S. G. Jimmy.

تاریخ وفات

فخر الواعظین ہدایت المبشرین جناب پادری ڈبلیو۔ اے مینسل صاحب بہادر پرنسپل آئیات کالج بانس بریلی دام اقبالہٗ۔

از قلم اعجاز جناب بابو اے۔ آر یلی صاحب دام اقبالہٗ
برادر ارشد منشی سرمہا صاحب

صدمہ یہ کیسا کیسا غم ناگہاں ہے آج۔
رخصت ہمارے دل سے جو تاب و تواں ہے آج

ماتم یہ کس کا ہائے تہ آسماں ہے آج۔
ہر شخص محو گریہ و شور و فغاں ہے آج

کس کی مفارقت یہ نیا رنگ لائی ہے۔
اشکوں کی جو ہر آنکھ سے ندی رواں ہے آج

اے سینہ ہری تجھ پہ ہے کیوں غم کا ازدحام
وہ ولولے وہ جوش مسرت کہاں ہے آج۔

ہاتف نے غم سے یہ کہا کچھ اُس کی ہے خبر
جنت کو کوچ کر گیا اک مہرباں ہے آج۔

اُستاد باکمال وہ ڈبلیو اے مینسل
نظروں سے ہائے اب وہ ہماری نہاں ہے آج۔

کل تک جو مہرباں تھا شفا تیرے حال پر
مستور خاک میں وہ عزیز جہاں ہے آج۔

ذی علم و ذی وقار تھا اور رحم دل بھی تھا
ممنون اُس کے فیض کا سارا جہاں ہے آج

بال فخر واعظین تھا وہ صاحب کمال۔
محتاج نصیحتوں سے ہر اہل جہاں ہے آج۔

اُستاد ایسا دہر میں پائینگے اب کہاں
گریاں ہمارے حال پہ خود آسماں ہے آج

تھا علم کے زیور سے مرصع وہ ذی وقار۔
وہ یادگار علما اہل جہاں ہے آج ۔

طلبائے ڈیوٹی کے ہے دل میں وہ اضطراب
غم کا نشانہ گویا ہر اک نوجواں ہے آج

دنیا سے عیش و راحت و فرحت فرار ہے۔
ہر دل میں رنج و ماتم و غم میہماں ہے آج۔

سارے جہاں میں شور ہے رنج و ملال کا
دنیا میں نام کو بھی مسرت کہاں ہے آج

ہر شخص غمزدہ ہے ہر اک اشکبار ہے۔
ایسا بھی کوئی ہے جو نہ گرم فغاں ہے آج

اے ہمدمو نہ پوچھو مرے غم کی داستاں
بس سر پہ میرے ٹوٹ پڑا آسماں ہے آج

کیونکر قرار آئے دل بے قرار کو۔
دل پر ہمارے ہائے غم ناگہاں ہے آج۔

یہ جسم آتما کا مکاں دائمی نہیں۔
کل تک تھا جو آباد وہ خالی مکاں ہے آج

اے جان کس اُمید پہ تسکیں ہو ہمیں۔
ہم سے جدا ہمیش کو وہ مہرباں ہے آج۔

ہم سے جُدا کیا ہے ہمارے عزیز کو
دشمن ہماری جاں کا یہ آسماں ہے آج

تسکیں پائیں اُن کی محب میم صاحبہ۔
حق سے یہ عرض کرتا کل ہندوستاں ہے آج

ہماں کے عزیزوں پہ نہ بارگراں یہ موت
اللہ یہی خواہش اہل جہاں ہے آج۔

تنہا ہے مرنے والا مسیحا تو ہو انیس
حق دعا یہ کرتا کل ہندوستاں ہے آج

اپنے شفا کو ان کے تسکین دیجئے۔
افسوس وہ تو نالۂ گرم و فغاں ہے آج۔
۱۹۱۳ء

راقم :- اے۔ آر یلی خستہ
بریلی۔

نوحہ

در مصلوب شدن حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اکلوتا پیارا خدا کا جو تھا اُسے سولی پہ آہ چڑھا دیا
نمرود نیاست کا دل جی گیا ہائے غضب ستم گراں
آہ تاج بھی کانٹوں کا سر پہ دھرا شبہ پیچ تھا کا ذلیل کیا
مُنہ مارے طمانچوں کے لال کیا ہائے غضب ستم گراں
آہ کوڑوں کے مارے دیا چمڑا اُڑا ملنے بھی نہ تیرے خوش ہو کہا
یہی طمانچہ اپنے تھا نبا ہائے غضب ستم گراں
کیونکر شور تکا وروں ہاتھوں نہیں آہ نہیں رحم نہ آیا بھی ایسا کیا
آہ تختہ گرا کے دیا ٹکا ہائے غضب ستم گراں
پردہ پھٹا ہیکل کا وہاں نکلی جہاں ہی تالے روح خدا
ہائے کانپی زمیں ہوا سورج نہاں ہائے غضب ستم گراں
ٹکا جو دیکھا قدوس خدا لگے رونے کھڑے تھے جو مرد و زناں
پہلو کو جو چھید ہوا خون دیا پانی رواں ہائے غضب ستم گراں
تیرے وکیل یہ حالت ہوئی سب بیاں جہاں عرش کی ذکر سبب بے جو ملا
گناہوں کی خاطر ہم سب کے ہوا ہائے غضب ستم گراں

نیازمند- ایم- ایل- اسٹرٹ ٹھیکہ دار از قصبہ مئو رانی پور ضلع جھانسی خریدار نور افشاں ۳۴۶

روح القدس کی تلڑی ڈوری

روح القدس کی بھرپوری کا راز

۲- اقرار کے الہام- اس امر کے متعلق خدا کا کلام بالکل صاف ہے- پولس رسول بار بار اپنے تئیں مسیح کا بندہ کہتا ہے- جس کا مطلب یہ ہے کہ اُس نے اپنے تئیں پورے طور پر مسیح کے حوالہ کر دیا ہے- تاکہ اپنی نہیں بلکہ اس کی مرضی پوری کرے- "اے بھائیو میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر گذرانو جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو- (رومی ۱۲: ۱) دیکھئے پولس کس طرح ایمانداروں کو ابھارتا ہے- "اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرو" "گناہ کے حوالہ نہ کرو" جس کی تابعداری کے لئے اپنے آپ کو غلاموں کی طرح حوالہ کر دیتے ہو اسی کے غلام ہو" (رومی ۶: ۱۶) "جس طرح تم نے اپنے اعضا بدکاری کرنے کے لئے ناپاکی اور بدکاری کی غلامی کے حوالہ کئے تھے- اسی طرح اب اپنے اعضا پاک ہونے کے لئے راستبازی کی غلامی کے حوالہ کرو" (رومی ۶: ۱۹) "مگر اب گناہ سے آزاد اور خدا کے غلام ہو کر تم کو اپنا پھل ملا جس سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے- اور اس کا انجام ہمیشہ کی زندگی ہے" (رومی ۶: ۲۲)- اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس روح کی جس کے حوالہ تم نے اپنے تئیں کیا ہے- طاقت- برکت- بھرپوری اور پھل کو جانتے ہو- خیال کرو کہ پولس کس طرح ہمارے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرنے پر زور دیتا ہے- اور بار بار اس کا ذکر کرتا اور اس کی عظمت کا اظہار کرتا ہے (رومی ۶ باب)- یہ باب پانچویں باب کے بعد آتا ہے- جس میں حسبات کا ذکر ہے کہ جو ہیں ایماندار ایمان سے راستباز ٹھہرتا اور روح القدس کو حاصل کرتا ہے- اس کو ترغیب دی جاتی ہے- کہ پورے قطعی طور سے اپنے تئیں خدا کے حوالہ کر دے کیونکہ پولس ایماندار کی دوہری نیچر کو جانتا ہے- وہ جانتا ہے کہ جس سے وہ بھرا ہوگا- اُس کی تابعداری کرے گا- وہ جانتا ہے کہ اگر وہ روح سے بھرا ہوگا تو وہ ضرور بضرور اس کے تابع ہوگا- ورنہ بطور سابق جسم کی طاقت اور بھرپوری میں زندگی بسر کرتا رہیگا- اس طرح خدا کے کلام میں دل کی تبدیلی کے بعد ایمان دار کی زندگی میں پہلا قدم یہ ہے- کہ وہ اپنی زندگی کو پورے طور سے خدا کے تابع کردے- ہر ایک نو مرید جس نے روح کو حاصل کیا ہے- اور جس کا دل مسیح کی جس نے اُس کو بچایا ہے- محبت سے جوش زن ہے- ان اسباب کو بڑے زور اور سرگرمی سے ظاہر کرنا چاہئے کہ اس کی نجات یافتہ زندگی پر مسیح کا حق ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ بلا کسی قسم کی شرط کے اپنے تئیں پورے طور سے اس کے سپرد کرے- اس کے سوائے کیا عقل اور کیا مکاشفہ اور کیا عمل کے رو سے اور کوئی راہ نہیں ہے- افسوس ہے کہ ہم اپنی بے سمجھی سے نو مریدوں پر زور دیتے ہیں کہ وہ خدا کا کلام مطالعہ کریں- دعا میں سرگرم ہوں نیک کام کرنے میں محو ہوں اور اپنا مال خدا کو نذر کریں- گرجے کی عبادت میں آیا کریں- اور متعلق سوسائٹیوں میں شامل کریں- اور نیز اس قسم کے دیگر کاموں میں شریک ہوا کریں- مگر افسوس ہے کہ ہم ضروری شرط کو جس کو خدا نے مقرر کیا ہے- چھوڑ کر برکتوں کے اکیلے دروازے کو نہیں کھولتے کہ جس سے ہماری زندگیوں میں بھرپوری معلوم ہو سکتی ہے- اور وہ دروازہ جس سے بھرپوری کے دروازے کھولے جا سکتے ہیں- اپنے تئیں خدا کے سپرد کرنے کا فعل ہے-

۳- زندہ کے تجربہ ایمانداران- پیارو! کیا آپ سب کی نسبت جو اس مبارک زندگی کی راہ پر چلتے ہیں- یہ بات حقیقی نہیں ہو؟ روح القدس نے خدا کے ساتھ چلنے کی تصویروں کو تمہاری روح کی گہرائی میں ایسے طور سے نقش کر دیا ہے کہ باوجود تمہاری ناکامیابیوں اور فرمانبرداری کرنے میں قاصر رہنے میں ابھی نہیں مٹتیں- کیا مسیح میں ہو کر تمہارے اندر زندگی کی بھرپوری کے لئے ایسی بھوک پیدا ہو گئی ہے- کہ جو تمہاری روح کا پیچھا کئے جاتی ہے- اور جس کو تم ہٹا نہیں سکتے- کیا تم نے اُن اداروں کو سنا ہے کہ جو سالہا سال سے تم کو مسیحی رفاقت- حقوق اور خدمت کی ایسی اونچائیوں پر بتلاتی ہیں- کہ جہاں پر کسی کے قدم نہیں پڑے- تم نے بہت سی بہت غلطیاں کیں- تم بارہا غلط تعلیم سے گمراہ ہو گئے- تم سچائی کی تلاش کرتے ہوئے بعض دفعہ گھور اندھکار میں جا پہنچے- لیکن اب جبکہ تم ہیں مسیح میں قائم ہو گئے ہو- اور تمہاری روح مسیح کی سلامتی اور خوشی سے بھر گئی ہے- کیا تم اپنی گذشتہ زندگی پر نظر ڈال کر صاف طور سے نہیں دیکھتے کہ تمہاری برکت اور بھرپوری کا اصلی موقعہ وہی تھا جبکہ تم نے اپنی زندگی خداوند یسوع مسیح کے سپرد کر دی تھی- اس حالت میں آنے کے لئے خواہ کتنی برس لگے ہوں یا تم اچانک ہی اس حالت میں پہنچ گئے ہو لیکن ہر ایک خدا کا فرزند جس نے اپنی زندگی خدا کے سپرد کی ہے- بخوبی جانتا ہے کہ اپنے تئیں خدا کے حوالہ کرنے کے ہی ضروری اور عظیم فعل کے

باعث ہم خدا کے ساتھ ساتھ چلنے کی بھرپوری میں لائے گئے ہیں تمہارا تجربہ خواہ کیسا ہی پیچیدہ یا مشکل کیوں نہ ہوا ہو اس کی تشریح کرنا محال معلوم ہوتا ہو۔ مگر اپنے تئیں سپرد کرنے کا فعل ہی سب سے آخری فعل تھا۔ اور روح کی بھرپوری اس فعل کا نتیجہ ہے۔ اور ہم سب کے تجربے کی یہی گواہی ہے۔ کہ اسی فعل کے سبب سے خدا نے اپنا فضل عنایت کیا ہے۔ کیری۔ واٹسن۔ ہیبن اور لونگسٹون جیسے مہاتماؤں کی زندگیاں اس سچائی کی شہادت دیتی ہیں۔ ان کی زندگی میں آتمی بھرپوری اور طاقت۔ (جن کے سبب سے اُن کی زندگیاں امتیاز کی جاتی ہیں) اسی اندازے سے کام کرتی تھی کہ جس قدر انہوں نے بلا کسی قسم کی شرط کے اپنے تئیں خدا کی جس نے ان کو بھیجا تھا۔ مرضی کو پورا کرنے کے لئے اسے سپرد کر دیا تھا۔

پادری این پریم داس فیروزپور شہر۔

ریڈ کرسچن کالج

ریڈ کرسچن کالج کے متعلق جو کہ کمرشیل ڈیپارٹمنٹ شہر لکھنؤ میں ہے۔ وہ نہایت ہی ترقی کر رہا ہے۔ شاید ہی ہندوستان میں کوئی ایسا بڑا شہر ہوگا۔ جہاں یہاں کے گریجویٹ سٹینو ٹائپسٹ (Steno Typist) نہ پائے جائیں۔ یہ عموماً زندگی میں داخل ہونے کا ایک عمدہ راستہ ہے۔ یہ وہ انسٹیٹیوٹ (Institute) ہے جو کند ذہن سے کند ذہن آدمی کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ اپنی زندگی چین و آرام سے بسر کر سکیں۔ چونکہ نئی زمانہ پبلک (Public) کو تجارت سے زیادہ اُنس ہوتا جاتا ہے۔ لہذا اسی طرح سے اس کی بھی قدر افزوں ہوتی جاتی ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ (All India Moslim League) جو کہ ۲۲ و ۲۳ مارچ گوسنت ہیرگ لکھنؤ میں منعقد ہوئی تھی۔ اس میں چار رپورٹرز (Reporters) ہمارے ہاں سے بھیجے گئے تھے۔ چونکہ درس بہت ہی لمبے تھے۔ یعنی دس بجے سے شام کے ۶ بجے تک۔ لہذا یہ ایک یا دو آدمیوں کا کام نہ تھا کہ استقلال سے نوٹ لے سکیں۔ رپورٹرز یہ تھے مسٹر ایس۔ پی جاشوا ہیڈ کمرشیل ٹیچر چرچ مشن ہائی سکول۔

مسٹر روز منڈ اور مسٹر بوس ڈیپارٹمنٹ کے پروفیسر اور مسٹر شیلی صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے دفتر سے گو کہ لیکچر نہایت ہی پرجوشی سے زبان انگریزی میں دیئے گئے تھے۔ یہ انہیں کا کام تھا کہ دانائی کر سکیں۔ اور ہم کو یہ بات بھی فخر بھی جاتی ہے۔ کہ نہ صرف انگریزی ہی Shat hand کی تعلیم بلکہ اردو Shat hand کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ نے اپنے سب انسپکٹر پولیس بھیج دیئے ہیں کہ زبان اردو کا Shat hand سیکھیں۔ اس کے بانی مبانی پروفیسر Mr. L. Ghose ہیں۔ جو کہ Mr. N. C. Ghose کے بھائی ہیں۔ ان رپورٹرز کو رپورٹ دینے پر ۵۰ روپیہ نقد ملینگے۔

آخر میں میری یہ دعا ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ دعا کریں کہ خدا اُس کو اور بڑھا دے۔ اور اپنے جلال کو ظاہر کرے۔ آمین

از طرف۔ جی۔ ڈبلیو۔ اسکاٹ۔
R. C. College
Lucknow.

میلے اور ہمارے مناد

ہمارے ملک میں مارچ کے اخیر اور اپریل کے شروع میں بہت سے پبلک میلے لگا کرتے ہیں۔ جن میں غیر اقوام کے جاہل لوگ سوائے فسق و فجور کے اور کچھ حاصل نہیں کرتے۔ وہاں جا کر ایک تو دولت کو فضول خرچیوں میں برباد کرتے ہیں۔ دوسرے دنگے اور فساد کر کے عامہ خلائق کے امن میں بھی خلل ڈالتے ہیں۔ جس پہ گورنمنٹ کو پولیس بھیجکر انتظام کرنا ہوتا ہے۔

ایسے میلوں میں مذہبی تعلیم اور اخلاقی و روحانی سبق سکھانے کو عمدہ اور اچھا موقعہ ہمارے مسیحی منادوں کو ملسکتا ہے جہاں پر آدمیوں کو جمع کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ منادوں کا کام اور آواز سننا بہت سے جاہل لوگ جھگڑا دے کو اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اس وقت پاک کلام کی اشاعت اور اقوال مسیح کے پھیلانے کا موقعہ ہوتا ہے۔

لیکن ہمارے بہت سے مناد باوجود وہاں حاضر ہونے کے بھی زبان مبارک سے کچھ نہیں بولتے۔ حالانکہ کلام کا اثر فوراً بہت پہلے وہاں پہونچ سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب تک باغبان پودوں اور گل بوٹوں کی آبیاری نہ کرے۔ اور ان کے اندر سے گھاس اور خس و خاشاک چن نہ ڈالے وہ کیسے نشو و نما پا سکتے ہیں۔ جاہلوں کے اندر حسن اخلاق اور محبت سے مناد ہی کا کام کر سکتے ہیں۔ خاص کر ایسے میلوں میں کچھ جا کر بولنا خالی نہیں جاتا۔ اس واسطے خاصکر ایسے مقامات پر ہمارے منادوں کو ضرور پہونچنا چاہئے۔ جہاں کہ عوام الناس کھیل کود اور عیش و عشرت میں پھنسکر خدا جوئی کو ترک کئے ہوئے ہوں مذہب کی ہدایت اور راستی کی تحریک ضرور کچھ تاثیر پیدا کر لاتی ہے۔ چونکہ وقت قریب ہے اور میلوں کی آمد شروع ہے۔ اس لئے مسیحی منادوں کو دوروں کی فکر کرنی چاہئے۔

(راقم حکیم میر کریم الدین برق۔ ہزلگاہ۔ ضلع جہلم)

ضرورت

کیا کسی صاحب کو شورٹ ہینڈ رائیٹر اور ٹائپسٹ (1 Short hand 2 [illegible]) کی ضرورت ہے۔ جو کہ انگریزی خط و کتابت میں اچھی استعداد رکھتا ہو۔ تنخواہ اچھی دی جاوے گی۔ براے نوازش مفصلہ ذیل پتہ پر مطلع فرماویں۔

مارشل ڈیویس
کھوٹر اسٹیٹ۔ شاہجہانپور۔ یو۔ پی۔



مضامین

خیال اور صحت

گزشتہ سے پیوستہ

ڈاکٹروں کا یہ بھی تجربہ ہے کہ متعدی امراض میں مبتلا ہونا بہت کچھ دل کی حالت پر منحصر ہے۔ اور سخت وبائی بیماریوں کی حالت میں لوگوں نے بیماروں کی خدمت کی ہے۔ لیکن ان پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ کیونکہ انہوں نے اپنے دل کو مضبوط رکھا اور وہ خوف کے مطیع نہیں ہوئے۔

مجھے ایک ایسے نوجوان دوست پہلوان کا حال معلوم ہے کہ جو ایک حادثہ کا اثر سنکر ایسا گھبرا گیا کہ آدھ سیر وزن بھی نہ اٹھا سکا۔ وہ ایک شیر خوار بچے کی طرح کمزور اور بے کس ہو گیا۔ اس کے جسم کو بال برابر نقصان بھی نہ پہونچا تھا۔ لیکن خوف بجلی کی طرح اس کے دل میں داخل ہو گیا اور جس نے آن کی آن میں ایک جسمانی دیو کو ایک بے کس انسان بنا دیا۔

ڈاکٹروں نے ایسے بیماروں کا مشاہدہ کیا ہے کہ جو کلورا فارم کا نام سنتے ہی بے ہوش ہو گئے ہیں۔ یہ خیال کی طاقت کا اثر ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک شخص بہت بیمار ہو گیا اس پاس کوئی ڈاکٹر موجود نہ تھا تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ پاس ہی ایک پرائیویٹ ڈاکٹر مچھلی پکڑ رہا ہے اسے بلایا گیا۔ مگر وہاں اس کے پاس نہ کوئی دوائی تھی اور نہ ہی کوئی اوزار تھا لیکن ڈاکٹر بہت تجربہ کار تھا اس نے خیال کی طاقت سے کام لینا چاہا۔ فقط سا آٹا منگوا کر اور علیحدہ علیحدہ کئی گولیاں بنائیں اور بہت احتیاط کے ساتھ بیمار کو دیدیں اور کہا کہ ایک ایک گھنٹہ بعد ٹھنڈے پانی سے کھاتے رہو۔ بہت جلد آرام ہو جائیگا۔ بیمار یہ جانتا تھا کہ یہ بہت مشہور ڈاکٹر ہے۔ کوئی بہت ہی اچھی دوا دیگا۔ چند ہی گھنٹوں میں بیمار اٹھ بیٹھا اور بیماری کا زور بہت کم ہو گیا۔ غرض معمولی آٹے اور خوش اعتقادی نے معجزہ کا کام کر دکھایا۔

باقی دارد

شعر وسخن

غزل

جارج اشرف متخلص جارج وشرف ایس۔پی۔جی مشن روڈ کی واقع شیر کوٹھی۔

خواب ہے اپنا کہ دنیا ہر طرف مانوس ہے
آنکھ کھولیں گر تو ہر سو حسرت و افسوس ہے

اپنی غفلت پر کس منتی ہے دستی ہو ہاتھ
حسن گل پر نام خوش کیا حسرت معکوس ہے

میری قسمت پر زمانے نے جو لکھا سو کر دیا
آج کیوں دل موت کے دامن تلے جا سو گیا

مرقدیں جب بنچکے ہیں لیں گرتے ہیں ڈھیر
یہ نظارہ ہے کہ رہنا تو یہ جا افسوس ہے

دیکھو قبرستان محل کا نشاں یک فنا
اس میں کیسے کیسے دل سوتے ہیں جن پر افسوس ہے

ایک ہیلنے کہ جن چھوڑ بیٹھے ہیں آپ
حسن کا جلوہ دکھانا جیسے خود مسدوس ہے

دیکھ کر حالت تری ہے سرنگوں ہوا دیکھ
خاک میں ہم مل چکے اور خاک میں ناموس ہے

موت کے ڈر سے کیا حبیب ہے دردا یہ قافلہ
نام نیکو اپنا عالم میں مقدس گر ہے

الفت ویرانہ مجھ کو تنگ کرتی ہی یہاں
یہ فضا فردوس مجھ کو قیس بن کابوس ہے

حسن جاناں فتح کر چکا عالم ہر طرف
جان قدسی کا فلک پہ بر تیغ فانوس ہے

میں مسیحا تو نہیں ہوں ہاں مسیحائی تو ہو
کیوں فلک تیرے لئے ہر وقت پیلاطوس ہے

جان جائے یا رہے کچھ نہیں شکوہ مجھے
ہاں مگر ان کا نہ آنا باعث افسوس ہے

کوہکن فرہاد سا خارا شگاف اور شیر دل
موت کے تیشہ کے آگے مضطرب مایوس ہے

حیف مرگ گہلی تو نے یکساں کر دیا
تیری شوکت کی اگاڑی کیا جم و کاؤس ہے

ہجر میں جب مر چکا میں غیر کے فرمانے پر ہوش
ہم سمجھیں تو بجا کیا مرض منحوس ہے

موت پر خوشحال تجھ سے زندگی ہی پیاسی
ایک ہی زندگی تو آپ کا پابوس ہے

کیا تونگر کیا غنی شاہ و گدا فاتح نصیر
ان کی دام زلف میں ہر یک شخص محبوس ہے۔

راقم
جارج اشرف۔

انتخاب الاخبار

جاپان کی خبریں

جاپان سے تازہ ترین خبریں موصول ہوئی ہیں کہ جاپان کے وزیر اعظم نے جنگی طاقت بڑھانے پر اصرار کیا نتیجہ یہ تھا کہ ان کو وزارت سے مستعفی ہونا پڑا۔ اب نئے وزیر اعظم کا انتخاب کیا گیا ہے۔ جاپانیوں نے دنیا کو دکھا دیا ہے کہ وہ بھی روشنی کے زمانہ میں بیدار ہیں۔ وہ امن کا ہونا ایسی صورت میں سمجھتے ہیں۔ جبکہ خود کیل کانٹے سے طیار ہوں۔ وزیر چین بھی جاپان سے واپس گیا ہے۔ خبر ہے کہ اس نے وہاں پر ایک قرضہ کا بندوبست کیا ہے۔ اگر چین انتظام کے لئے جاپان کو درخواست کرے تو اس کی طاقت دنوں میں بحال ہو سکتی ہے۔ لیکن یورپ کبھی گوارا نہ کرے گا کہ تر نوالہ سب کا سب جاپان کے حصہ آ دے۔ جاپان کے نئے بادشاہ کا کارونیشن دربار ۱۹۱۴ء میں منایا جائے گا جبکہ غیر ممالک کے فرمانرواں کو دعوتی رقعے بھیجے جائینگے۔ ان میں بعض بذات خود اور بعضوں کی طرف سے قائم مقام جاپان میں وارد ہوں گے۔

اس وقت پر جاپان کو پہلا موقعہ اپنی حشمت دکھانے کا ہوگا۔ یہ دربار کارونیشن یورپین پیمانہ پر عالیشان کرینگے خاندان میکاڈو کی عظمت اس سے دوبالا ہوگی۔ (عام)

قانون سازش مجرمانہ

یہ سنگین مسودہ سلیکٹ کمیٹی کی منزل غور و خوض سے نکلکر منظوری کے قریب پہونچ گیا ہے۔ بلکہ منظور ہو گیا ہوا سمجھنا چاہئے۔ اس کے متعلق غیر سرکاری ممبران میں سے مسٹر سریندر ناتھ بنرجی نے تو ایک ترمیم پیش کی کہ جس سے قانون کو مختصر و محدود کرنا مقصود تھا۔ لیکن ۵۷ ممبران نے اسکی مخالفت کرکے اس کو بالکل مسترد

کر دیا۔ مسٹر بے رنگھو اچاریا نے بھی قانون کے خلاف رائے ظاہر کی۔ لیکن باقی جملہ سرکاری وغیر سرکاری ممبران کونسل نے اس کی تائید میں آواز اُٹھائی۔ یہ قانون سرکار کے خلاف سازشوں اور جرائم کے قلع قمع کرنے کے لئے مرتب ہوا ہے گو اس سے پہلے باغیانہ مجالس کا قانون اور پریس ایکٹ شورش کا سدباب کرنے کے لئے نافذ ہو چکے ہیں۔ لیکن سرکار کے نزدیک قانون سازش مجرمانہ کی بھی اشد ضرورت پائی گئی ہے۔ ہوم ممبر نے اپنی تقریر میں واضح کر دیا ہے۔ کہ باغیانہ سازشوں کے علاوہ یہ قانون ملکی نااتفاقیوں اور ہندو مسلمانوں کی باہمی ناچاقیوں کے موقعہ پر بھی کارآمد ہوگا۔ اور اس کی دفعات لوٹ و غارت گری کے واقعات پر بھی حاوی ہونگے۔

گو قانون سازش انگلستان میں رائج ہے۔ لیکن ہندوستان کے حق میں اس قانون کا نفاذ کوئی نیک فال نہیں۔ کیونکہ اس کا نفاذ یہ امر ثابت کرتا ہے۔ کہ اب ہندوستان میں ایسا سنگین قانون جاری کئے بغیر چارہ نہیں رہا۔ جہاں یہ قانون نابکار اور شوریدہ سر لوگوں کی سرکوبی میں ایک زبردست گرز اور تیز آلہ کا کام دیگا۔ وہاں ہندوستان کے دامن وفاشعاری اور نیک اطواری پر ایک مکروہ دھبہ کی طرح نمایاں رہیگا۔

اخبار میونسپل گزٹ۔

یورپ کی طاقتیں کس طرح وزن برابر رکھتی ہیں

یورپ کی چھوٹی بڑی سب طاقتیں ہمیشہ اس کوشش میں لگی رہتی ہیں کہ وزن کا پلڑا کسی طرح ہلکا نہ رہے۔ اگر ایک طاقت کسی طاقت سے معاہدہ کرتی ہے۔ تو دوسری طاقت اس کے مقابل سے یارانہ گانٹھتی ہے۔ جب ایک طاقت کوئی نیا ملک دریافت یا فتح کرتی ہے تو دوسری بھی اپنی مملکت میں دنیا کا کوئی حصہ ایزاد کر لیتی ہے۔ ایک ملک اپنی فوج کو بڑھاتا یا نئے جنگی جہاز بناتا ہے۔ تو دوسرا بھی پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتا۔ مگر اتنی دوڑ دھوپ اور سرگرمی کیوں ہے؟

صرف اس لئے کہ ان میں سے ایک کو بھی دوسرے پر اعتبار نہیں۔ اور نہ کوئی اپنی حالت پر مطمئن ہے۔ روحانیت اور اخلاق بالائے طاق۔ اور مادہ پرستی کا زور ہے۔ یورپین طاقتوں کی جدوجہد کا ایک مرکز آجکل کو لمبیا اور مراکو ہے۔ جہاں پہلے جرمنی اور فرانس اور فرانس اور اٹلی کے سمجھوتے اور معاہدے ہوئے۔ اب اٹلی اور سپین ایک معاہدہ کی تیاری کر رہے ہیں۔ جو پہلے صرف تجارتی (اقتصادی) وضع کا ہوگا۔ لیکن رفتہ رفتہ یقینی طور پر ملکی (پولیٹیکل) بنجائے گا۔ ہمدرد

نور افشاں:- یہ مادہ پرستی کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر بات میں اپ ٹو ڈیٹ اور برابری کا قاعدہ استعمال کرنا ضروری ہے۔ ورنہ پیچھے رہ کر اپنی ہستی کا عدم قبول کرنا پڑے گا۔ اور کوئی ایسا چاہتا ہے۔ روحانیت اور اخلاق کیا اس کے برخلاف کوئی امر نہیں ہے۔ اپنی پوزیشن کو قائم رکھنا فرض ہے۔ اور ترقی کرنا لازم ہے۔

تمباکو کی زہر سے موت

کلکتہ کی خبر ہے کہ بھوپال سین نامی ایک خدمتگار جو نمبر ۱۳ جیل روڈ میں ایک انگریز کا ملازم تھا وہ شب کے وقت اپنے آقا کو کھانا کھلا رہا تھا۔ یکایک اس کی طبیعت بگڑ گئی۔ اور وہ اسی حالت میں باورچی خانہ میں جا کر لیٹ گیا اور تھوڑے عرصہ کے بعد مر گیا۔ اس خدمتگار کی لاش کو طبی معائنہ کے واسطے مردہ خانہ روانہ کیا گیا۔ وہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ اس شخص کی موت نارکوٹک (تمباکو کا زہر) زہر سے واقع ہوئی ہے۔ (ہمدرد۔)

ڈاک کی چٹھیوں میں بم کا مصالح

تین گمنام خطوط اخبار انگلشمین، اسٹیٹسمین اور کیپٹل کے ایڈیٹروں کے نام بھیجے گئے۔ جن کے اندر بم کا مصالحہ خاص حکمت سے بھرا ہوا تھا۔ جب چٹھی رساں ڈاکخانہ میں مہر لگانے لگا تو پھٹ گئے۔ جس سے اُس کا منہ اور ہاتھ جھلس گئے۔ کپڑوں میں آگ لگ گئی۔ ایک کے پھٹنے سے ایسا دھماکا ہوا کہ وہ بیہوش ہو کر گر پڑا۔ سارہ گیا ایک چپراسی ہسپتال پہونچایا گیا۔ معلوم نہیں کہ ایسی مجنونانہ اور نامعقول حرکات کرنے والے ہندوستان کا کیا انجام دیکھنا چاہتے ہیں؟ (//)

نمونیا کا علاج

ایک ڈاکٹر نے یہ ٹپی نکالی ہے جو مریض کے سینے پر گرم گرم باندھی جائے۔ پیاز چھ عدد باریک کاٹ کر کڑاہی میں آگ پر رکھ دیجائے اسی قدر رائی پیس کر اس میں ملا دیں اور پھر کبھی چھوڑ دیں تین یا چار دفعہ اس پلٹس کے لگانے سے فائدہ ہوگا۔

(مخزن مسیحی)

لوکل

آریہ سماج گوردیانہ کا سالانہ جلسہ بڑی دھوم دھام سے ۲۹-۳۰ تاریخوں میں ہوتا رہا۔ باہر سے چند ایک معزز لیکچرار صاحبان تشریف لائے۔ جن میں سے مشہور و معروف مہاتما منشی رام صاحب نے آریہ ہائی سکول کی بڑی عمارت کا جزو یعنی تعمیر ہے۔ بنیادی پتھر اپنے ہاتھوں سے رکھا اور ایک مختصر پر مضمون درس طریقہ تعلیم پر دیا۔ جس میں انہوں نے آریہ بھاشا کو تعلیم میں عام کرنے کی تحریک دی۔ اور اس وقت طلباء کے کھانے پینے کے متعلق گوشت خوری کی جگہ مکھن دودھ اور گھی اور لسی وغیرہ کے استعمال کی نسبت زور دیا۔ یہ سماج تعلیم کے کام کی طرف از حد ساعی و کوشاں ہے جس کی ہمت سے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کا عمدہ بندوبست شہر گوردیانہ میں کیا جا رہا ہے۔ اور اگر اس سماج کی یہی کوشش رہی تو اہل شہر کے لئے بڑی مفید ہوگی جس خوبی کے ساتھ ہر طرح سے آریا ہائی اسکول اور کنیا پاٹھ شالہ ترقی کر رہے ہیں وہ قابل تعریف ہے۔ دل کھولکر ان کاموں کے لئے دان دیا جاتا ہے۔ اور یہ بڑے بڑے کام آریہ سماج کی رونق کو دوبالا کر رہے ہیں مگر افسوس کہ آتم گیان کے بغیر وہ موکش کے حاصل کرنے



حالات جاپان اُردو	۳ر و ۸ر
شریف بیبیاں	۳ر و ۶ر
چندر لیلا سادھنی " ۲ر و ۶ر گورمکھی	۲ر
رشیوں کا آبائی وطن	۲ر
آواگون یا آیندہ زندگی	۲ر
تناسخ کا کھنڈن	۲ر
سیر ہند	۸؍
بچوں کی پرورش	ار
لیبوریٹری میتھڈ	ار
وکیل کی سرگذشت رومن اُردو	۶ر
دو سوال (نانک تعلیم کا رد اور دونے فلاسفی)	۳ر
سورج پرکاش ۴ر و ۶ر مجلد	۱۲ر
ملکہ آستر کا احوال بالتصویر ولایتی	۶ر
ملکہ روت کا احوال "	۶ر
موسیٰ کا احوال "	۶ر
وشنو کے دس اوتار	۲ر
ویدک تصنیفات	۶ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح زراعت	ار
صنعت و دستکاری	۲ر
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے	۳ پائی
ویدوں کی دیوتا پرستی	"
ویدوں کی ازلیت	۶ پائی
پرستش حیوانات	۳ پائی
تیرتھ	۶ پائی

اہل ہنود کے تیوہار	۶ پائی
تاریخ مذہب	۸ر
تاریخ روم	۸ر
تاریخ مصر	۸ر
تاریخ یونان	۸ر
مرقع روس	۸ر
قدیم مسیحیوں کے حالات	۲ر
حیات پولوس	۴ر
حیات داؤد	۸ر
راہ زندگی	۱۲ر
موازنہ مذاہب رومن	۸ر
گنجینہ اسلام رومن	۸ر
رامپال سنگھ رومن اُردو	۸ر
تلاش حق اردو و رومن اُردو ۳ر و	۶ر
دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
رومن اُردو ۸ر +	
عزت بے مثال اُردو ۳ر - ۵ر -	۸ر
رومن اُردو ۸ر +	
اصلاح اخلاق	۴ر
ہند کی افلاس کا انسداد	ار
شادی کی بابت خیالات	ار
سچی اور جھوٹی خیرات	۳ پائی
صفائی کی ضرورت	۳ پائی
دعوتِ اسلام	۶ پائی
مسیح کا نمونہ	۸ر

طریق دعا	۴ر
مسیح کے خاص دوست	۸ر
کشف الحقائق	۸ر
بے گناہ نبی	۳ پائی
فارقلیط	۳ پائی
حضرت اسحٰق و اسمٰعیل	۳ پائی
حضرت محمد	۳ پائی
انجیل شریف کی صحت و درستی	۳ پائی
اسمار الٰہی	۳ پائی
خدا کے دس حکم	۳ پائی
مسیح کے حق میں پیشینگوئیاں	۳ پائی
مسیح یا محمد	۳ پائی
نماز	۳ پائی
قران	۳ پائی
سچا اسلام	۳ پائی
یسوع مسیح	"
یسوع مسیح کی موت اور جی اٹھنا	۳ پائی
سورہ فاتحہ	۳ پائی
ہمارا شافع کون ہے	۳ پائی
خدا ہمارا باپ	۳ پائی
کیا انجیل منسوخ ہو گئی	۳ پائی
انصاف کا دن	۳ پائی
فہرست قرآن رومن اُردو فی جلد	۶ر
لفظ دیو کی دیانتدی تفسیر رگوید میں سے بزبان انگریزی مصنفہ ڈاکٹر ایچ۔ ڈی گریسولڈ	۲ر

پتہ کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی +

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصل عرق کافور

ہیضہ گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصل عرق کافور ہے یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد و متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتا ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۴ محصول ڈاک ۴ تک ۵ ر

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے سیلی کیلئے نہایت مفید ہے پیٹ پھولنا ڈکار کا آنا پیٹ میں درد بدہضمی متلی اشتہا و غیرہ سیلی کی علامات دور ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ۸ محصول ۵ ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیوہ اول و یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جگہ دے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں۔ ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپیہ چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس اردو و انگریزی منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

مخزن مسیحی

یہہ دو سالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ سے لے کر دو روپیہ تک ہے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

تواریخ کلیسیا

یہہ کتاب رومن اردو میں چھپ کر تیار ہو گئی ہے اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک ہیں۔ قیمت عہ و ۶ +

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی بنیا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے۔ اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ باغ دل کے چاروں نمبر (۱۹۱۲ء کے) ۱۲ فی نمبر لیا جاتا ہے +

درخواستیں بنام پادری ای۔ ایم ویری ڈی۔ ڈی آنریری سکرٹری سی۔ ایل۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک .... [illegible]
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک پیشگی .... [illegible]
ہندوستان و پنجاب سے مع محصول ڈاک مابعد .... [illegible]
غیر ملک سے مع محصول ڈاک .... [illegible]
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی +

شرح اُجرت اِشتہارات۔

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں +

اطلاع ضروری (۱) نامہ نگاروں کو چاہئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر مضمون لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاتے (۳) خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جاویگا۔ (۵) بعض نامہ نگار خطوط و سفر و خبر مجید یکجا لکھتے ہیں جس میں کو بڑی دقت ہوتی ہے چاہئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذ پر بھیجیں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جسکے پڑھنے کی وقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے + ایڈیٹر +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۳۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں عہ ۳ یا زیادہ ۱۱ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں بید رکشا کرونل و کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا ت سے مع کرونل لہ +

مزید دریافت حال کے لیے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

(پادری جے۔ دی بیز صاحب۔ پبلشر۔ ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام ۔۔۔ کی بلفظ چھپا)